دوسرا مسئلہ

ختم نبوت

احادیثِ نبویہ کی روشنی میں

عقیدۂ ختم نبوت کی تشریح اور اسلام میں اس کی اہمیت:

اس امر پر ساری امتِ مسلمہ کا سلفاً، خلفاً اجماع ہے کہ حضور سید عالم، تاجدار بنی آدم و آدم، جناب محمد رسول اللہ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ہیں، یعنی سارے نبیوں اور رسولوں میں سب سے آخری اور پچھلے نبی۔ حضور کے ساتھ، یا حضور کے بعد قیامت تک کسی کو نبوت ملنی ناممکن و محال ہے۔

پھر یہ عقیدہ نہ صرف یہ کہ اجماعی و قطعی ہے، بلکہ ضروریاتِ دین سے بھی ہے لہٰذا اگر کوئی آپ کے آخری نبی ہونے کا انکار کرے، یا اس میں شک کرے، یا آپ کے ساتھ یا آپ کے بعد کسی کو نبوت ملنی ممکن جانے تو وہ اسلام سے خارج و کافر ہو جائے گا۔

علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "شرح الفرائد" میں لکھتے ہیں:

تجو یزُ نبيٍّ مع نبيّنا صلّى الله تعالىٰ عليه وسلّم، أو بعدَه يستلزم تكذيبَ القراٰن، إذ قد نصّ علىٰ أنّه خَاتَمُ النبيّين و اٰخِرِ المرسلين ... فأجمعتِ الأمّة على إبقاءِ هذا الكلام علىٰ ظاهره، و هذهِ إحدى المسائل المشهورة الّتي كفّرْنا بها الفلاسفةَ.

لعنهم الله تعالیٰ.اھ ملتقطاً[۱]

ترجمہ: "ہمارے نبی (احمد مجتبیٰ) ﷺ کے ساتھ، یا آپ کے بعد کسی نبی کی آمد ممکن ماننا تکذیبِ قرآن کو مستلزم ہے کیوں کہ قرآن نے صراحت فرمادی ہے کہ آپ خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں ...اور امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے اور یہ ان مسائل مشہورہ میں سے ایک ہے جن کے باعث ہم علماے امت نے فلاسفہ کی تکفیر کی۔ اللہ ان پر لعنت کرے۔"

اس عقیدے کے ثبوت میں کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہ و اجماعِ امت کی شہادتیں کثرت کے ساتھ موجود ہیں جیسا کہ ہم عن قریب بیان کریں گے۔

لیکن اس کے بر خلاف فرقۂ وہابیہ کے امام مولوی اسماعیل دہلوی اپنا عقیدہ یوں بیان کرتے ہیں:

"اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم "کُن" سے چاہے تو کروروں نبی اور ولی اور جن و فرشتے، "جبرئیل اور محمد" ﷺ کی برابر پیدا کر ڈالے"۔[۲]

امام الطائفہ نے اس عبارت میں اپنے دو عقاید بیان کیے ہیں:

پہلا عقیدہ: حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبی پیدا ہو سکتا ہے۔

دوسرا عقیدہ: بلکہ کروروں نبی آپ کے برابر پیدا ہو سکتے ہیں۔

پہلا عقیدہ امت مسلمہ کے عقیدۂ ختم نبوت کا انکار ہے۔ اور

دوسرا عقیدہ اس کے ساتھ "امتناع نظیر" کا بھی انکار ہے۔

ہم دوسرے عقیدے پر آگے چل کر "امتناع نظیر" کے عنوان سے کلام کریں گے، اور یہاں حضور جانِ نور ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کے دلائل پیش کرتے ہیں۔

دلائلِ اہلِ سنت

اللہ عزّ و جلّ کا ارشاد ہے:

---

(۱) المُعتقد المُنتقد، ص:۱۰۷، ۱۰۸ / الباب الثاني في النُّبوّات، رضا أكاديمى، عن شرح الفرائد، للإمام عبد الغني النابلسي رحمه الله تعالى.

(۲) تقویة الإیمان، ص: ۲۶. الفصل الثالث فی ذکر رد الإشراك فی التصرف، راشد کمپنی، دیو بند.

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ"[۱]

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے خاتَم اور پچھلے ہیں۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک ساری امت مسلمہ نے اس آیت کریمہ کا معنی یہی سمجھا کہ آپ تمام نبیوں اور رسولوں میں سب سے آخری اور پچھلے نبی و رسول ہیں۔

اسی معنیٰ ظاہر پر سب کا اجماع ہے اور یہ ضروریاتِ دین سے ہے جس میں کوئی تاویل یا تخصیص مسموع نہیں۔ چناں چہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

إنّ الأُمّة فهمت بالإجماع مِن هٰذا اللفظِ و من قرائنِ أحوالِه أنّهٗ أفْهم عدم نبيٍّ بعدَهٗ أبدًا، و عدم رسولٍ بعدهٗ أبدًا، و أنّهٗ ليس فيه تأويلٌ و لا تخصيص فمُنكر هذا لا يكون إلا منكر الإجماع، إه.[۲]

فَمَنْ أَوَّلَهٗ بتخصيصٍ فكلامُه من أنواع الهذيان، لايَمْنعُ الحكم بتكفيره، لأنّه مُكَذِّبٌ لهٰذا النّصّ الّذي أجمعت الأمة علىٰ أنّهٗ غيرُ مؤوّلٍ وّ لا مخصوص. اهـ[۳]

ترجمہ: تمام امت مرحومہ نے لفظ "خاتَم النبیین" کا معنی بالاجماع یہی سمجھا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ بتارہا ہے کہ اس کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی ہوگا، نہ کبھی کوئی رسول۔ ساتھ ہی ساری امت نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اس میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں تو اس کا منکر، اجماع کا منکر ہوگا۔

توجو شخص لفظ خاتَمُ النبیّین کو عموم و استغراق سے پھیر کر اس میں کوئی تخصیص کرے تو اس کا یہ کلام ہذیان اور بکواس ہوگا، اور ایسی تاویل یا تخصیص اس کی تکفیر سے مانع نہ ہوگی، کیوں کہ وہ اس نصِّ قرآنی کو جھٹلا رہا ہے جس کے بارے میں اجماعِ امت ہے کہ اس میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں۔

الغرض آیتِ کریمہ: "وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ" کا مفہوم بالاجماع یہی ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

(۱) القرآن الحكيم، سورة الأحزاب: ۳۳، الآية: ۴۰.

(۲) الاقتصاد في الاعتقاد للإمام محمد بن محمد الغزالي، رحمه الله تعالى، ص: ۱۳۷، طبعة دارُ الكتب العلمية، بيروت، لبنان.

(۳) الاقتصاد في الاعتقاد للإمام محمد بن محمد الغزالي، رحمه الله تعالى، ص: ۱۳۷، طبعة دارُ الكتب العلمية، بيروت.

تمام انبیاو مرسلین میں سب سے آخری نبی ورسول ہیں، آپ کے بعد کبھی بھی کوئی نیا نبی یا رسول نہ ہوگا۔

امت نے اس معنیٰ پر اتفاق اس لیے کیا کہ لفظ خاتم النبیین سے یہی معنیٰ ظاہر و متبادر ہے۔

اور اس لیے بھی کہ نبی عربی ﷺ -جن پر قرآن نازل ہوا- نے بھی اس کا یہی معنیٰ سمجھا اور اپنی احادیث شریفہ میں یہی معنیٰ بیان فرمائے جیسا کہ عن قریب احادیث نبویہ کے مطالعہ سے عیاں ہوگا۔

آسانی کے لیے ہم ان احادیث کو سات انواع میں تقسیم کرتے ہیں:

پہلی نوع	:	احادیثِ ظہورِ دجال
دوسری نوع	:	احادیث رتبہ ہارون علیہ السلام و علی رضی اللہ عنہ
تیسری نوع	:	احادیثِ اسماے نبوی
چوتھی نوع	:	احادیث مبشّرات
پانچویں نوع	:	احادیثِ تمثیلِ خاتم
چھٹی نوع	:	احادیثِ قیادتِ انبیاو خلفاے رسول
ساتویں نوع	:	احادیث امتناع نبوت بعد ظہورِ قدسی

واضح ہو کہ یہ ساتوں انواع بجاے خود عقیدۂ ختم نبوت کے سات دلائل ہیں۔

پہلی نوع

احادیثِ ظہورِ دجال

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- ، عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله تعالى عليه وسلم- قَالَ : وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلاَثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ.(۱)

(۱) صحيح البخاري ج: ۲، ص: ۱۰۵٤، كتاب الفِتَن/ بابٌ لا تقوم السّاعة حتى يغبط أهل القبور، مجلس البركات، الجامعة الأشرفيه، مبارك فور.

❀ والصحيح لِمُسلم،ج:۲، ص: ۳۹۷/ قُبيل باب ذكر ابن صياد، مجلس البركات.

❀ و جامع الترمذي ج: ۲، ص: ٤٥، أبواب الفتن / باب لا تقوم السّاعة حتى تخرج نار، مجلس البركات، مبارك فور.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک تیس کے قریب دجّال، کذّاب ظاہر نہیں ہوں گے قیامت نہیں آئے گی، ان میں ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ رسول اللہ ہے۔"

اس حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ غیبی خبر دی ہے کہ آپ کے بعد تقریباً تیس بد نصیب رسالت کا دعویٰ کریں گے اور یہ سب کے سب دجّال و کذّاب ہوں گے۔

جو خلافِ واقع کا دعویٰ کرے وہ کاذب ہوتا ہے اور جو رسالت جیسے اہم امر کا دعویٰ کر دے جو خلافِ واقع ہونے کے ساتھ ناممکن بھی ہے تو وہ دجّال و کذّاب ہوتا ہے۔

یہاں سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان مدّعیانِ رسالت کو "دجّال و کذّاب" اسی لیے فرمایا ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا، چناں چہ دوسری حدیث میں یہ وضاحت بھی ہے۔

(۲) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ -صلى الله تعالى عليه وسلم- إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي ». حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.[(۱)]

ترجمہ: "حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں تیس کذّاب ظاہر ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ کہے گا کہ وہ نبی ہے حالاں

---

(١) جامع الترمذي ج: ٢، ص: ٤٥، أبواب الفتن / بابٌ لا تقوم الساعة حتى تخرج نار. مجلس البركات، مبارك فور.

❀ و مسند الإمام أحمد بن حنبل ص: ١٦٥٦/ مسند الأنصار و من حديث ثوبان رقم الحديث: ٢٢٧٥٧، بيت الأفكار الدولية للنشر، بيروت.

❀ و سنن أبي داؤد، ص: ٤٦٤، رقم الحديث: ٤٢٥٢، كتاب الفِتَن و الملاحم / باب ذكر الفِتَن و دلائلها، بيت الأفكار الدولية، بيروت.

❀ و صحيح ابن حبان ج: ١٥، ص: ٢٢١، كتاب إخباره ﷺ عن مناقب الصحابة/ باب فضل الأمّة، مؤسّسة الرسالة، بيروت.

❀ والسّنن الكبرىٰ للإمام البيهقي ج: ٩، ص: ١٨١، كتاب السير/ بابُ إظهارِ دينِ النبي ﷺ على الأديان، دائرة المعارف العثمانية، حيدرآباد.

کہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

یہ حدیث ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ پوری حدیث "المستدرک" میں تخریج کی ہے ساتھ ہی یہ انکشاف فرمایا ہے کہ یہ حدیث شرطِ شیخین پر صحیح ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ چناں چہ المستدرک میں ہے:

حدّثني أبو أسماء الرّحبي أنّ ثوبان حدّثه أنّه سمع رسولَ الله صلّى الله تعالى عليه وسلم يقول: ... و سيخرج في أُمّتي كذّابون ثلاثون كلُّهم يزعم أنّهٗ نبيّ و أنا خَاتمُ الأنبياء، لا نبيّ بعدي ...

هٰذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرِّجاه بهذه السياقة، و إنّما أخرج مسلم حديث ثوبان مختصرًا. اهـ ملتقطا.[1]

ترجمہ: "مجھ سے ابو اسماء رحبی نے بتایا کہ حضرت ثوبان نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے سنا... عنقریب میری امت میں تیس کذّاب پیدا ہوں گے اور سب کے سب یہ دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی ہیں حالاں کہ میں تمام نبیوں کا خاتَم (آخری نبی) ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے، ہاں اس سیاق کے ساتھ انھوں نے اس کی تخریج نہیں کی اور امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ثوبان کی حدیث کو مختصراً تخریج کیا ہے۔"

(۳) عن حُذَيفة أن نبيَّ الله صلى الله عليه و سلم قال: في أمَّتي كذَّابون ودجَّالون سبعة وعشرون. منهم أربع نسوة، وإني خاتم النَّبيين لا نبي بعدي.[2]

---

(۱) المستدرك على الصّحيحَين، ج: ٤، ص: ٤٤٩، ٤٥٠، كتاب الفِتَن و الملاحم/ أحوال أهل الجاهلية يوم القيامة. مجلس دائرة المعارف حيدرآباد. و مكتبةُ المطبوعاتِ الإسلامية، بيروت، لبنان.

(۲) مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص: ۱۷۳۵/ مسند الأنصار، رقم الحديث: ۲۳۷۵۰، بيت الأفكار الدولية للنشر.

ترجمہ: ”حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں ستائیس کذّاب و دجّال ہوں گے، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی۔ اور میں تمام نبیوں کا خاتم ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

ان دجّالوں میں سے کچھ ظاہر ہو چکے اور کچھ باقی ہیں، مگر جو بھی ظاہر ہوئے امت نے انھیں کافر قرار دیا، اور جو نکلیں گے ان کی بھی تکفیر ہوگی کیوں کہ یہ سارے مدّعیانِ نبوت ارشاد خداوندی ”وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ“(۱) کو جھٹلانے کے مرتکب اور منکر ہیں۔

● اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”وَ مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝“(۲)

ترجمہ: اور ہماری آیتوں کا انکار کافر ہی کرتے ہیں۔

● نیز ارشاد باری ہے:

”وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ.“(۳)

ترجمہ: اور وہ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہی دوزخ والے ہیں۔

● ”وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ بُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ.“(۴)

ترجمہ: اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں بہرے اور گونگے ہیں اندھیروں میں۔

● ”وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا.“(۵)

ترجمہ: اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں۔

● ”الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝.“(۶)

ترجمہ: جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے اور وہ ایمان والے نہ تھے۔

---

(۱) القرآن الحکیم، سورۃ الأحزاب:۳۳، الأیۃ:۴۰.
(۲) القرآن الحکیم، سورۃ العنکبوت:۲۹، الأیۃ:۴۷.
(۳) القرآن الحکیم، سورۃ المائدۃ:۵، الأیۃ:۱۰ ● أیضاً: الأیۃ:۸۶.
(۴) القرآن الحکیم، سورۃ الأنعام:۶، الأیۃ:۳۹.
(۵) القرآن الحکیم، سورۃ الأنعام:۶، الأیۃ:۱۵۰.
(۶) القرآن الحکیم، سورۃ الأعراف:۷، الأیۃ:۷۲.

واضح ہو کہ ان احادیث میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دجّالوں کی کم و بیش جو تعداد بتائی ہے اس میں "دجّالِ اکبر" شامل نہیں ہے جو قربِ قیامت میں ظاہر ہوگا کیوں کہ وہ "خدا" ہونے کا دعویٰ کرے گا، نبی یا رسول ہونے کا مدعی نہ ہوگا۔

یہ احادیث شاہد ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں جس کی تفسیر خود سرکار علیہ السلام نے بیان فرمادی: لا نبيّ بعدي. میرے بعد کوئی نبی نہیں، لہٰذا جو بدبخت آپ کے بعد اپنے لیے نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کرے وہ کذّاب و دجّال ہے اور یہ امر مسلّمات سے ہے کہ دجّال کا اسلام سے کوئی رشتہ نہیں۔

دوسری نوع

احادیث رتبہ ہارون علیہ السلام و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ - صلّى اللهُ عليه وسلمَ- خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ ، فَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا، فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ، قَالَ: « أَلاَ تَرْضَىٰ أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَىٰ، إِلاَّ أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي» .(۱)

ترجمہ: "حضرت مُصعب بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابو وقّاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو آپ نے حضرت علی کو مدینہ شریف میں جانشین کی حیثیت سے چھوڑ دیا، انھوں نے عرض کی، حضور! آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟ تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ:

تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لیے حاضر ہوئے تو ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے، ہاں! یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔"

---

(۱) • صحيح البخاري ج: ۲، ص: ۶۳۳، كتاب المغازي/ باب غزوة تبوك، مجلس البركات.
• وج: ۱، ص: ۵۲۶/ مناقب علي بن أبي طالب، مجلس البركات.

مسلم شریف جلد دوم میں بھی یہ حدیث اسی طور پر منقول ہے البتہ یہاں "ليس نبيٌ بعدي" کی جگہ "لا نبيَّ بعدي" ہے یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[1]

یہ حدیث کثیر صحابۂ کرام علیہم الرحمۃ و الرضوان سے مروی ہے مگر سب کا مضمون ایک ہے سوائے حضرت ابن عباس کی حدیث کے کہ مسند احمد اور مستدرک میں "لا نبيّ بعدي" کی جگہ "لكن لا نبيّ بعدك" ہے۔

محدث جلیل، امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شمار کے مطابق اس حدیث کے راوی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعداد اٹھارہ ہے، ہم یہاں انھی کے "کلامِ جامع" کے نقل پر اکتفا کرتے ہیں، آپ رقم طراز ہیں:

"خاص امیر المومنین مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجهه الكريم کے بارے میں متواتر حدیثیں ہیں کہ "نبوت ختم ہوئی، نبوت میں ان کا کچھ حصّہ نہیں"۔

⑤ امام احمد مسند (میں) اور بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ صحاح (میں) ابن ابی شیبہ۔ سنن (میں) ابن جریر تہذیب الآثار میں بطرقِ عدیدہ کثیرہ سیدنا سعد بن ابی وقاص (سے)[2]

---

(۱) الصحيح لمسلم، ج: ۲، ص: ۲۷۸، بابٌ مِن فضائل علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) مسند الإمام أحمد بن حنبل ص: ۱٦٠، مسند العشرة / سعد بن أبي وقّاص، رقم الحديث: ۱٥٣٢.

❀ صحيح البخاري، ج: ۲، ص: ٦٣٣، كتاب المغازي/ باب غزوة تبوك، مجلس البركات، مبارك فور.

❀ صحيح البخاري ج: ۱، ص: ٥۲٦، كتاب المناقب / باب مناقب علی بن أبي طالب رضي الله تعالىٰ عنه، مجلس البركات، مبارك فور.

❀ الصحيح لمسلم ج: ۲، ص: ۲۷۸، بابٌ من فضائل علی بن أبي طالب، مجلس البركات، مبارك فور.

❀ جامع الترمذي، ج: ۲، ص: ۲۱٤، كتاب المناقب / باب مناقب علي بن أبي طالب رضى الله تعالىٰ عنه، مجلس البركات، مبارك فور.

❀ السّنن الكبرىٰ للإمام النسائی، ج: ۷، ص: ٤۱٠، كتابُ الخصائص / ذكر منزلة عليّ بن أبي طالب رضي الله تعالىٰ عنه، مؤسّسة الرسالة، بيروت.

❀ سنن ابن ماجه، ص: ۳٠، كتاب المقدّمة / فضل علي بن أبي طالب، بيت الأفكار الدولية.

❀ المصنف لابن أبي شيبة، ج:۱۷، ص:۹۹، ۱٠٠، كتاب الفضائل / فضائل علي بن أبي طالب.

(۶) اور حاکم بہ تصحیح اسناد مستدرک (میں) اور طبرانی معجم کبیر و وسیط (میں) اور ابو بکر عاقولی فوائد میں اور ابن مردویہ مطولاً اور بزار بطریق عبد اللہ بن ابی بکیر عن حکیم بن جُبیر عن الحسن بن سعد مولیٰ علی (سے)۔

● اور ابن عساکر بطریق عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہٖ عقیل امیر المومنین مولیٰ علی (سے)۔[۱]

(۷) اور احمد و حاکم و طبرانی و عقیلی حضرت عبد اللہ بن عباس (سے)۔[۲]

(۸) اور احمد حضرت امیر معاویہ (سے)۔[۳]

(۱) المستدرك على الصحيحين للحاكم، ج: ۳، ص: ۱۰۸، ۱۰۹، كتاب معرفةِ الصّحابة / ذكر فضيلةِ علي بن أبي طالب.

❀ المعجم الكبير للطبراني، ج:۱، ص:۴۸، باب في إكرام قريش وغير ذلك / مجاهد عن ابن عباس، قاهرة.

❀ المعجم الأوسط للطبراني عن علي، ج:۴، ص:۲۹۶، باب من اسمه العباس، منشورات دار الحرمين قاهره.

❀ البحر الزخار المعروف بـ مسند البزار، ج:۳،ص: ۵۹،۶۰، ومما روى الحسن بن سعد عن أبيه عن علي، رقم الحديث: ۸۱۷، موسّسة علوم القرآن، بيروت.

❀ تاريخ مدينة دمشق لابن عساكر، ج: ۴۱، ص:۱۸، رقم الحديث: ۴۷۳۵/ عقيل بن أبي طالب بن عبد مناف، دار الفكر.

(۲) مسند الإمام أحمد بن حنبل ، ص: ۲۷۳، مسند آل العباس/ عبد الله بن عباس، رقم الحديث: ۳۰۶۲.

❀ المستدرك على الصحيحين للحاكم، ج: ۳، ص: ۱۰۸، ۱۰۹، كتاب معرفةِ الصّحابة / ذكر فضيلة علي بن أبي طالب.

❀ المعجم الكبير للطبراني، ج:۱۱، ص:۷۴، مجاهد عن ابن عباس.

❀ المعجم الكبير للطبراني، ج:۱۲، ص:۱۸، سعيد بن جبير عن ابن عباس.

❀ المعجم الكبير للطبراني، ج:۱۲، ص:۹۷، عمرو بن ميمون عن ابن عباس.

❀ المعجم الأوسط للطبراني، ج: ۸، ص: ۳۹، ۴۰، باب مَن اسمه محمود، منشورات دار الحرمين، قاهره.

(۳) فضائل الصحابة للإمام أحمد بن حنبل، ج:۲، ص:۵۶۶، ۵۶۷، فضائل علي رضي الله تعالى عنه، دارُ العلم للطباعة والنشر، المملكة العربية.

⑨ اور احمد و بزار و ابو جعفر بن محمد طبری و ابوبکر مطیری حضرت ابوسعید خدری (سے)۔[۱]

⑩، ⑪ اور ترمذی بافادۂ تحسین حضرت جابر بن عبد اللہ سے مسنداً اور حضرت ابوہریرہ سے تعلیقاً۔[۲]

⑫ اور طبرانی کبیر اور خطیب کتاب المتفق والمتفرق میں حضرت عبد اللہ بن عمر (سے)۔[۳]

⑬ اور ابونعیم معرفۃ الصحابہ میں حضرت سعید بن زید (سے)۔[٤]

⑭ تا ⑳ اور طبرانی کبیر میں حضرات براء بن عازب و زید بن ارقم و حُبشی بن جُنادہ و جابر بن سمرہ و مالک بن حویرث و حضرت ام المؤمنین ام سلمہ وزوجہ امیر المومنین علی حضرت اسما بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے راوی:

حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کو تشریف لے جاتے وقت امیر المومنین مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم کو مدینے میں چھوڑا، امیر المومنین نے عرض کی: یارسول اللہ حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں؟ فرمایا:

أمّا ترضىٰ أن تكون مِنّي بمنزلة هارون مِن موسىٰ غير أنّه لا نبيَّ بعدي.[٥]

---

(١) مسند الإمام أحمد بن حنبل ص: ٧٩٨، مسند المكثرين / أبي سعيد الخدرى، رقم الحديث: ١١٢٩٢.

(٢) جامع الترمذي، ج: ٢، ص: ٢١٤، كتابُ المناقب / بابُ مناقبِ علي بن أبي طالب.

(٣) المعجم الكبير للطبراني، ج: ١٣، ص: ١٧٧، مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب، رقم الحديث: ١٣٨٧٩.

❀ المعجم الأوسط للطبراني، ج:٢، ص:١٨٦، رقم الحديث: ١٤٦٥، عن عبد الله بن عمر.

❀ المتفق والمتفرق للخطيب البغدادي، ج: ١، ص: ٤٠٧.

❀ وج: ٣، ص: ١٧٦٠، دارُ القاري، بيروت. عن أسماء بنت عميس / سعد بن أبي وقّاص.

(٤) معرفةُ الصّحابه لأبي نعيم، ١، ج: ص: ١٤٦، عن سعيد بن زيد، دار الوطن للنشر، الرياض.

(٥) المعجم الكبير للطبراني، ج: ٥، ص: ٢٠٣، مسند ميمون أبو عبد الله عن زيد بن أرقم. رقم الحديث: ٥٠٩٤ - ٥٠٩٥، عن زيد بن أرقم و براء بن عازب.

❀ المعجم الكبير للطبراني، ج: ٤، ص: ١٧، عن حُبشي بن جنادة السلولي، رقم الحديث: ٣٥١٥.

❀ المعجم الأوسط للطبراني، ج:٧، ص: ٣١١، عن حُبشي بن جنادة رقم الحديث: ٧٥٩٢.

❀ المعجم الكبير للطبراني، ج:٢، ص: ٢٤٧، عن جابر بن سمرة، رقم الحديث: ٢٠٣٥.

❀ المعجم الكبير للطبراني، ج:١٩، ص: ٢٩١، عن مالك بن حويرث، رقم الحديث: ٦٤٧.

● مسند و مستدرک میں حدیث ابن عباس یوں ہے:

ألا ترضیٰ أن تكون بمنزلةِ هارون من موسیٰ، إلّا أنّك لست بنبي.(۱)

کیا تم راضی نہیں کہ تم میرے جانشین رہو بمنزلہ ہارون کے جو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین ہوئے مگر یہ کہ تم نبی نہیں (اور ہارون علیہ السّلام نبی تھے)۔

● مسند امام احمد میں حدیثِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں ہے:

کسی نے اُن سے ایک مسئلہ پوچھا، فرمایا:

اِسألْ عنها عليًّا، فهو أعلمُ.

مولیٰ علی سے پوچھو، وہ اعلم ہیں۔

سائل نے کہا: یا امیر المومنین، مجھے آپ کا جواب اُن کے جواب سے زیادہ محبوب ہے۔ فرمایا:

بِئسما قلتَ، لقد كرهتَ رجلاً كان رسولُ الله صلى الله عليه وسلم يعزّه بالعلم عزًّا و لقد قال له: أنتَ مني بمنزلة هارون من موسیٰ، إلّا أنّه لا نبيَّ بعدي. و كان عمرُ إذا أشكل عليه شيء أخذ منه.(۲)

تو نے سخت بُری بات کہی، ایسے کو ناپسند کیا جس کے علم کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزّت فرماتے تھے اور بے شک حضور نے ان سے فرمایا: "تجھے مجھ سے وُہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ علیہما الصلاۃ والسّلام سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں"، امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب کسی بات میں شبہہ پڑتا اُن سے معلوم کرتے۔ رضي الله تعالىٰ عنهم أجمعين.

(۲۱) ابو نعیم "حلیۃ الاولیا" میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ

❀ المعجم الكبير للطبراني، ج:۲۳، ص:۳۷۷، عن أم سلمة زوج النبي، رقم الحديث: ۸۹۲.

❀ المعجم الكبير للطبراني، ج:۲۴، ص: ۱۴۶، ۱۴۷، عن أسماء بنت عميس، رقم الحديث: ۳۸۴ تا ۳۸۹.

❀ المعجم الكبير للطبراني، ج:۴، ص: ۱۸۴ عن أبي أيوب، رقم الحديث: ۴۰۸۷.

❀ المعجم الكبير للطبراني، ج:۶، ص: ۸۳، عن يحيى بن سعيد، رقم الحديث: ۵۸۶۶.

(۱) مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص: ۲۷۳، مسند آل عباس/ عبد الله بن عباس رقم الحديث: ۳۰۶۲.

(۲) كتاب فضائل الصحابة للإمام أحمد بن حنبل، ج: ۲، ص: ۵۶۶، ۵۶۷/ فضائل علي رضی الله تعالىٰ عنه، دار العلم للطباعة والنشر، المملكة العربية.

ﷺ نے فرمایا:

يا علي أخصِمُك بالنبوة و لا نُبوّة بعدي.(۱)

اے علی میں مناصب جالیلہ و خصائص کثیرۂ جزیلۂ نبوت میں تجھ پر غالب ہوں اور میرے بعد نبوت اصلاً نہیں۔

● ابن ابی عاصم اور ابن جریر بافادۂ تصحیح اور طبرانی اوسط اور ابن شاہین کتاب السُّنہ میں امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے راوی:

میں بیمار تھا، خدمتِ اقدس حضور سرورِ عالم ﷺ میں حاضر ہوا، حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے۔ ردائے مبارک کا آنچل مجھ پر ڈال لیا پھر بعد نماز فرمایا:

برئت يا ابن أبي طالب، فلا بأس عليكَ ما سألتُ الله لي شيئًا إلا سألتُ لك مثله، و لا سألتُ اللهَ شيئًا إلّا أعطانيه، غير أنّه قيل لي: إنّه لا نبيَّ بعدك.

اے ابن ابی طالب! تم اچھے ہوگئے، تم پر کچھ تکلیف نہیں، میں نے اللہ عزّوجلّ سے جو کچھ اپنے لیے مانگا تمھارے لیے بھی اس کی مانند سوال کیا اور میں نے جو کچھ چاہا رب عزّوجلّ نے مجھے عطا فرمایا مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا کہ "تمھارے بعد کوئی نبی نہیں"۔

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں اسی وقت ایسا تندرست ہوگیا گویا بیمار ہی نہ تھا۔"(۲)

(۴۲) خطیب حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إنّما عليٌّ بمنزلة هارون من موسىٰ إلّا أنّه لا نبيّ بعدي.

علی ایسا ہے جیسا موسیٰ سے ہارون (کہ بھائی بھی اور نائب بھی) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۴۳) امام احمد مناقب أمير المومنين علي میں مختصراً اور بغوی و طبرانی اپنی معاجیم (میں)، باوردی معرفت (میں)، ابن عدی کامل (میں) ابو احمد حاکم کُنیٰ میں بطریق امام بخاری،

---

(۱) تقريب البغية بترتيب أحاديث الحلية، ج: ۳، ص: ۸۲، بابٌ في فضل علي بن أبي طالب، دار الكتب العلمية، بيروت.

(۲) جَزاءُ الله عَدوّه بإبائه ختمَ النبوة للإمام المحدث أحمد رضا القادري، ص: ٤٦، ٤٧، ٤٨، قادري بك ڈپو، بريلي شريف.

ابن عساکر تاریخ[۱] میں سب زید بن اَبی اَوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل مواخاتِ صحابہ میں راوی و هذا حديثُ أحمد[۲]

جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہم صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھائی چارا کیا امیر المومنین مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجهه نے عرض کی میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی یہ دیکھ کر کہ حضور نے اصحاب کے ساتھ (وہ سلوک) کیا جو میرے ساتھ نہ کیا، یہ اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لیے منانا اور عزت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

والّذي بعثني بالحق ما أخرّتُك إلّا لنفسي، و أنت مني بمنزلة هارون من موسىٰ، غير أنّه لا نبيَّ بعدي.

قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، میں نے تمھیں خاص اپنے لیے رکھ چھوڑا ہے، تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، تم میرے بھائی اور وارث ہو۔

امیر المومنین نے عرض کی مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی؟ فرمایا جو اگلے انبیا کو ملی، عرض کی انھیں کیا ملی تھی؟ فرمایا: خدا کی کتاب اور نبی کی سنت۔ اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ میرے محل میں ہوگے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

(۲۴) ابن عساکر بطریق عبد الله بن محمد بن عقيل عن أبيهِ عن جدّہٖ عقيل بن أبي طالب رضي الله تعالىٰ عنه راوی:

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا خدا کی قسم میں تمھیں دو جہت سے دوست رکھتا ہوں، ایک تو قرابت، دوسرے یہ کہ ابو طالب کو تم سے محبت تھی۔ اے جعفر تمھارے اخلاق میرے اخلاق کریمہ سے مشابہ ہیں۔

و أمّا أنتَ يا علي، فأنتَ مني بمنزلة هارون من موسىٰ غير أني لا نبيَّ بعدي.

تم اے علی! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰ سے ہارون، مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔[۳]

---

(۱) تاريخ مدينة دمشق لابن عساكر، ج:۴۲، ص:۱۶۶، ۱۶۷. ترجمة: علي بن أبي طالب، دار الفكر.

(۲) فضائل الصحابه للإمام أحمد بن حنبل، ج:۲، ص: ۶۳۹، ۶۳۸، دار العلم للطباعة والنشر.

(۳) جزاء الله عدوّه بإبائه ختم النبوة، ص: ۷۴، ۷۵، قادري بكڈپو، بريلي شريف.

تیسری نوع

احادیثِ اسمائے نبوی

(۲۵) عن مُحَمَّد بْن جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِم عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ -صلَّى الله عليه وسلم- قَالَ «أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي وَأَنَا الْعَاقِبُ». وَالْعَاقِبُ: الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.[۱]

ترجمہ: محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد جُبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں، احمد ہوں، ماحی ہوں کہ میرے سبب اللہ کفر کو مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں، میرے قدموں میں لوگوں کا حشر ہوگا۔ اور "میں عاقب ہوں"، اور **عاقب** وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

"قدموں میں حشر" ہونے کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد، میرے زمانۂ نبوت و رسالت میں حشر ہوگا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، چناں چہ امام ابوزکریا محی الدین نووی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس "اسم پاک" کی شرح میں لکھتے ہیں:

(يحشر النّاس على عقبي، و في بعضها: قدمي) قال العُلماء: معناهما: يحشرون على إثري و زمان نبوّتي و رسالتي، و ليس بعدي نبي، و قيل: يتّبعوني. اهـ[۲]

ترجمہ: علما فرماتے ہیں کہ "قدموں میں حشر ہونے" کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد اور میرے زمانۂ نبوت و رسالت میں حشر ہوگا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور کہا گیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ لوگ میرے پیچھے پیچھے ہوں گے۔

---

(۱) الصحيح لمسلم، ج: ۲، ص: ۲۶۱، باب في أسمائه صلى الله تعالى عليه وسلم، مجلس البركات، الجامعة الأشرفية، مبارك فور.

(۲) المنهاج في شرح صحيح مسلم ج: ۲، ص: ۲۶۱، كتاب الفضائل / بابٌ في أسمائه ﷺ، مجلس البركات، مبارك فور.

۲۶ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ: «أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّى وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ».(۱)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے اپنے نام بتائے، تو آپ نے فرمایا کہ میں محمد ہوں، احمد ہوں، مُقفِّی ہوں، (نبیوں کے بعد آنے والا، جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔) حاشر ہوں (خلائق کو حشر دینے والا) اور نبیِ توبہ و نبیِ رحمت ہوں۔

چوتھی نوع

احادیثِ مُبشّرات

۲۷ حدثني سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: «لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ». قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ « الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ ».(۲)

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ فرماتے سنا کہ ''نبوت سے باقی نہیں، مگر مُبَشِّرات'' صحابہ نے عرض کی حضور، وہ مُبَشِّرات کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اچھے خواب۔

''اچھے خواب'' کو نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز کہا گیا ہے اس حدیث پاک میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

نبی کے پاس اللہ عزّوجلّ کی طرف سے جن ذرائع سے وحی آتی ہے ان میں ایک ذریعہ ''نبی کا خواب'' بھی ہوتا ہے تو حدیثِ نبوی کا مطلب یہ ہے کہ میرے وصال کے ساتھ وحی کا سلسلہ ختم ہو

(۱) الصحيح لمسلم، ج: ۲، ص: ۲۶۱، كتاب الفضائل / باب في أسمائه صلى الله تعالى عليه وسلم، مجلس البركات، الجامعة الأشرفية، مبارك فور.

(۲) صحيح البخاري ج: ۲، ص: ۱۰۳۵، كتاب التعبير / باب المبشِّرات، مجلس البركات.

جائے گا کہ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، ہاں وحی کا ایک ذریعہ " اچھا خواب " باقی رہے گا، جس سے صالحین کو بشارت ملتی رہے گی، اس کا ذکر اس حدیث میں ہے:

(۲۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ -صلَّى الله عليه وسلَّمَ- قَالَ: «الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ »[(۱)]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہے۔

"نبوت" کوئی ایسی چیز نہیں جو کئی اجزا سے مرکب ہو، اس لیے اس سے مراد یہ ہے کہ نبی آیندہ کی خبریں دیتا ہے اور اچھے خواب کے ذریعہ بھی آیندہ رونما ہونے والے امور کا اشارہ دیا جاتا ہے تو اس مناسبت سے گویا وہ اجزاے نبوت سے ہے۔

نیز نبی کا خواب وحیِ الٰہی و حجتِ شرعی ہوتا ہے، اور مومنِ صالح کا خوابِ حسن گو حجتِ شرعی نہ ہو، تاہم اِنذار و بشارت ہوتا ہے۔ "خوابِ حَسن" کو "خوابِ وحی" سے یک گونہ مشابہت ہے کہ حق یہ بھی ہے اور حق وہ بھی ہے اس لیے اسے اَجزاے نبوت سے شمار کیا گیا۔

نبی کا ہر خواب حق ہوتا ہے مگر بندۂ مومن کا ہر خواب حق نہیں ہوتا کیوں کہ وہ بہت سے خواب ایسے دیکھتا ہے جن کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی، تو مومن کے اِنذار و بشارت والے خواب اپنی تعبیر کے تناسب کے لحاظ سے "خوابِ وحی" کے چھیالیسویں حصّے میں ہیں۔

بلکہ دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تناسب کم و بیش بھی ہوتا رہتا ہے جس کا سبب خواب دیکھنے والے بندے کے صلاح و تقویٰ کی کمی، بیشی ہو سکتی ہے، یا سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی جو بھی مراد ہو۔

ہمارا مقصود اس شرح و بیان سے یہ ہے کہ "خوابِ حسن" حقیقت میں نبوت کا کوئی جز نہیں، بلکہ وہ نبی کے لیے وحی کا ایک ذریعہ ہوتا ہے اور اس سے یک گونہ مشابہت کی بنا پر مومن کے "خوابِ حَسن" کو جز سے تعبیر کر دیا گیا۔ تو لَمْ يَبْقَ مِنَ النبوّةِ سے مراد یہ ہے کہ:

" میری وفات کے بعد وحیِ نبوت سے کچھ باقی نہ رہے گا۔ "

---

(۱) صحيح البخاري، ج: ۲، ص: ۱۰۳٤، كتابُ التعبير / باب رؤ يا الصالحين، مجلس البركات.

کیوں کہ میرے بعد "نبی ہونے" کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ چناں چہ حضرت انس بن مالک، حضرت اُمِّ کرز اور حضرت حُذیفہ بن اَسید رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حدیثیں اس پر بہت واضح طور پر دلالت کرتی ہیں:

(۲۹) حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم-: «إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلاَ رَسُولَ بَعْدِي وَلاَ نَبِيَّ». قَالَ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «لَكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ». قَالُوا: يَا رَسُولَ الله، وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟

قَالَ «رُؤْيَا الْمُسْلِمِ، وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ».

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ كُرْزٍ.

قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ.(۱)

ترجمہ: مختار بن فُلفُل کہتے ہیں کہ حضرتِ انس بن مالک نے ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت ورسالت ختم ہوگئی، میرے بعد نہ کوئی رسول ہے، نہ کوئی نبی۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ یہ بات لوگوں پر شاق ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ہاں! مُبَشِّرات باقی ہیں" صحابہ نے پوچھا، یارسول اللہ، مُبَشِّرات کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ مسلمان کا خواب ہے جو نبوت کے اجزا میں سے ایک جُز ہے۔

اِس باب میں حضرت ابوہریرہ، حضرت حُذیفہ بن اَسِید، ابن عباس اور ام کُرز رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔ اور یہ حدیث صحیح ہے اور مختار بن فُلفُل کے طریق سے غریب۔

(۳۰) حضرت امّ کُرز کعبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کے کلمات یہ ہیں:

سَمِعتُ رَسولَ الله ﷺ يقول: ذهَبَتِ النبوّةُ و بَقِيَتِ المُبَشِّراتُ.(۲)

---

(۱) جامع الترمذي ج: ۲، ص: ۵۱، أبواب الرُّؤيا مِن رسول الله ﷺ / باب ذهَبتِ النبوّة و بقيتِ المُبَشِّراتُ، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) ● سنن ابن ماجه، ص: ۴۱۹، كتاب تعبير الرؤيا/ باب الرؤيا الصالحة، بيت الأفكار الدّولية.

● وصحيح ابن حبّان، ج: ۱۳، ص: ۴۱۱، كتاب الرُّؤيا، / ذكر البيان بأنّ الرّؤيا المُبَشِّرة، مؤسّسة الرّسالة، بيروت.

ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے سنا کہ نبوت چلی گئی اور مُبَشِّرات باقی رہ گئے۔

(۳۱) اور حضرت حُذَیفہ بن اَسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

قالَ رسولُ الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ذَهَبَتِ النبوّة ، فلا نبوّةَ بعدي، إلّا المُبَشِّرات.[۱]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نبوت چلی گئی تو میرے بعد دوسرے کے لیے کوئی نبوت نہیں، ہاں مُبشِّرات (سچے خواب) باقی ہیں۔

یہ احادیث کریمہ شاہد عدل ہیں کہ حضور سید کائنات علیہ افضلُ الصلوات وازکی التسلیمات کے بعد نبوت ورسالت کا سلسلہ ختم ہو گیا، لہٰذا حضور کے بعد نہ کسی کو نبوت یا رسالت ملے گی، نہ کوئی نیا نبی یا رسول ظاہر ہوگا۔

پانچویں نوع

احادیث تمثیلِ ختمِ نبوت

حضور سید کائنات علیہ وعلیٰ آلہ افضلُ الصلوات وازکی التسلیمات نے ”ختم نبوت“ کے مفہوم کو ایک دل نشیں تمثیل کے ذریعہ سمجھایا ہے جس سے معمولی سمجھ کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ حضور آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی کو نبوت سے سرفراز نہیں کیا جائے گا۔

(۳۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -رضي الله عنه- أَنَّ رَسُولَ اللهِ -صلَّى الله تعالى عليه وسلَّم- قَالَ: «إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ ، وَيَقُولُونَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ، • قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ».[۲]

---

(۱) المعجم الكبير للطبراني ج: ۳، ص: ۲۰۰، رقم الحديث: ۳۰۵۱، قاهره.

(۲) • صحيح البخاري، ج: ۱، ص: ۵۰۱، كتاب المناقب / باب خاتم النبيين، مجلس البركات، الجامعة الأشرفية، مبارك فور.

• الصحيح لمسلم، ج: ۲، ص: ۲۴۸، كتاب الفضائل / باب ذكر كونه ﷺ خاتم النبيين، مجلس البركات، الجامعة الأشرفية، مبارك پور

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور پہلے کے انبیا کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے کوئی اچھا اور خوبصورت گھر تعمیر کیا مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رکھی، لوگ اس عمارت کو دیکھنے کے لیے اس کے گرد چکر لگاتے اور اس کی خوبصورتی پر تعجب کرتے اور یہ کہتے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "وہ آخری اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں"۔

(۳۳) عن أبي سعيد، قال: قال رسولُ الله ﷺ: مَثَلِي و مَثَلُ النَّبيين كمثلِ رجل بنىٰ دارًا فأتمَّها، إلّا لَبِنةً واحدة، فَجِئتُ أنا، و أتمَمْتُ تلك اللَّبْنَة.(۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور تمام نبیوں کی مثل اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گھر بنایا تو ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ کر سب کچھ مکمل کر دیا، پھر میں آیا، تو میں نے عمارتِ نبوت کی وہ اینٹ بھر دی۔

(۳۴) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ: «مَثَلِي وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ». قَالَ رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم-: «فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الأَنْبِيَاءَ».(۲)

ترجمہ: حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور انبیا کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے کوئی محل تعمیر کیا اور سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے اسے پورا درست و آراستہ کر دیا اور لوگ اسے دیکھنے کے لیے اس میں جانے اور اس کی خوبصورتی پر تعجب کرنے لگے، نیز یہ حسرت کے ساتھ کہنے لگے کہ کاش ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اُس (آخری) اینٹ کی جگہ میں ہوں، تو مجھ پر انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کا سلسلہ ختم ہوا۔

(۳۵) عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَثَلِي

---

(۱) الصحيح لمسلم ج: ۲، ص: ۲۴۸، كتاب الفضائل / باب ذكر كونه ﷺ خاتم النبين، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) الصحيح لمسلم، ج: ۲، ص: ۲۴۸، كتاب الفضائل / باب ذكر كونه ﷺ خاتم النبيين، مجلس البركات، الجامعة الأشرفية، مبارك فور.

فِي النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَأَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ لم يضعها، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ : لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَأَنَا فِي النَّبِيِّينَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ ».(۱)

ترجمہ: حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نبیوں میں میری مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی محل اچھا (نقشہ اور مضبوطی وغیرہ کے لحاظ سے) اور کامل اور خوبصورت بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی جو نہ لگائی۔ تو لوگ اس عمارت کو ہر طرف سے دیکھتے اور اس کی اچھی تعمیر و خوبصورتی پر تعجب کرتے اور یہ اظہارِ تمنا کرتے کہ کاش اس ایک اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی۔ تو انبیا میں اُس ایک اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

امام ابو عیسیٰ ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث تخریج کر کے یہ انکشاف فرمایا:

هٰذا حديث حسنٌ، صحيح، غريب.

ترجمہ: یہ حدیث حسن، صحیح، غریب ہے۔(۲)

ان احادیث میں ہادی عالم، حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بہت ہی واضح اور محسوس مثال دے کر ہر عام و خاص پر یہ روشن فرما دیا کہ آپ تمام نبیوں اور رسولوں میں سب سے آخری نبی و رسول ہیں۔

جیسے کسی شاندار محل میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو، جب اس جگہ میں وہ اینٹ چُن دی جائے تو وہ محل کامل ہو جاتا ہے، اور اس میں کوئی اور اینٹ رکھنا ممکن نہیں ہوتا کہ جو کچھ امکان تھا اس آخری اینٹ نے ختم کر دیا۔

ویسے ہی حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام اور حضور سید کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ظہور تک نبوت کے عظیم الشان محل میں صرف ایک نبی کی جگہ خالی رہ گئی تھی جو رسولوں کے سردار اور نبیوں کے تاجدار، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۱) ❀ جامع الترمذي، ج: ۲، ص: ۲۰۱، أبواب المناقب، مجلس البركات.
❀ مسند الإمام أحمد بن حنبل ص: ۱۵۶۱، مسند الأنصار/ حديث أبي المنذر أبَي بن كعب، رقم الحديث: ۲۱۵۶۳/ ۲۱۵۶۴، بيت الأفكار الدولية، للنشر.
(۲) جامع الترمذي، ج: ۲، ص: ۲۰۱، أبوابُ المناقب/ باب، مجلس البركات، مبارك فور.

کے ظہور قدسی سے پوری ہو گئی اور وہ عظیم الشان محل اپنی تمام تر خوبیوں کے ساتھ مکمل ہو گیا۔

نبی کریم ﷺ نے اس مثال سے یہ سمجھایا ہے کہ جیسے اُس محسوس محل میں آخری اینٹ بھر دینے کے بعد وہاں کوئی اور اینٹ رکھنا ممکن نہیں رہ جاتا، ویسے ہی نبیوں و رسولوں کے اس محل میں سرکار دو عالم ﷺ کے ظہور قدسی کے بعد کسی اور نبی کا آنا ممکن نہ رہا۔

تو آپ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔

چھٹی نوع

احادیث قیادتِ انبیا و خلفاے رسول

(۳۶) عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ: قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ، فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ – صلى الله عليه وسلّم – قَالَ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ. قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا يا رسولَ الله، قَالَ: فُوا بِبَيْعَةِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ». (۱)

ترجمہ: فرات قزاز سے روایت ہے کہ میں نے ابو حازم کا یہ ارشاد سنا کہ میں حضرت ابو ہریرہ کی صحبت میں پانچ سال رہا، اس دوران میں نے ان سے یہ حدیث سنی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل کی قیادت انبیا فرماتے تھے، جب بھی کوئی نبی پردہ فرماتے تو ان کے بعد دوسرے نبی آجاتے۔ اور "بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں" (میرے بعد) میرے خلفا کثیر ہوں گے۔

صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ، ان کے بارے میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یکے بعد دیگرے ہر پہلے خلیفہ سے بیعت کرو، اور ان کا حق ادا کرو، اللہ تعالیٰ ان سے ان کی رعایا کے بارے میں پوچھے گا۔

---

(۱) صحيح البخاري، ج: ۱، ص: ۴۹۱، كتاب الأنبياء / باب ما ذكر عن بني إسرائيل، مجلس البركات، الجامعة الأشرفية، مبارك فور.

اس حدیث میں حضور سید عالم ﷺ نے بہت واضح الفاظ میں یہ بیان فرمادیا ہے کہ پہلے کے انبیا میں جب کوئی نبی دنیا سے تشریف لے جاتے تو ان کے بعد دوسرے نبی تشریف لاتے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، میری جانشینی کا کام میرے خُلفا انجام دیں گے۔

جب حضور سید الانبیا ﷺ نے صاف صاف فرمادیا: لا نبيّ بعدي۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تو یہ کہنا کہ آپ کے بعد نبی آسکتا ہے ضرور حدیث نبوی سے انحراف ہے۔

ساتویں نوع

احادیث امتناعِ نبوت بعد ظہور قدسی

(۳۷) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى: رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ - صلَّى الله عليه وسلم -؟ قَالَ: مَاتَ صَغِيرًا، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ - صلَّى الله عليه وسلم - نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ، وَلَكِنْ لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ.(۱)

ترجمہ: حضرت اسماعیل بن ابوخالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو اَوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ وہ بچپن میں فوت ہو گئے اور اگر محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی ہونا مقدر ہوتا تو حضور کے صاحبزادے حضرت ابراہیم زندہ رہتے، لیکن حضور کے بعد کوئی نبی نہیں۔

یہ سینتیس (۳۷) احادیث ہیں، لیکن یہ اس موضوع کی ساری احادیث نہیں ہیں، محدث جلیل امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "جزاء اللهِ عَدوَّهٗ بِاِبَائِهٖ ختم النبوة" میں "ایک سو ایک" حدیثیں جمع کی ہیں اور "تذئیلات" کے ساتھ تو ان کی تعداد "ایک سو اٹھارہ" تک پہنچ جاتی ہے ان میں مرفوع احادیث کی تعداد "نوے"(۹۰) ہے اور ان کے راوی صحابہ و تابعین کی تعداد "اکہتر" (۷۱) جن میں تابعین صرف گیارہ ہیں، باقی ساٹھ حضرات صحابۂ کرام ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنھم و

(۱) صحيح البخاري، ج: ۲، ص: ۹۱٤، كتاب الأدب/ باب اسم الحَزن، مجلس البركات، الجامعة الأشرفية، مبارك فور.

عمّن تبعھم باِحسان۔[۱]

---

(۱) رسالہ مذکورہ میں احادیث ختم نبوت کے راوی تابعین اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فہرست بھی پیش کی گئی ہے، وہ فہرست آپ بھی ملاحظہ کریں۔

(صحابہ و تابعین جن میں صرف گیارہ تابعی ہیں)

گیارہ تابعی:

(۱) امام اجل محمد باقر
(۲) عبداللہ بن ابی الہذیل
(۳) مجاہد مکی
(۴) سعد بن ثابت
(۵) علاء بن زیاد
(۶) محمد بن کعب قرظی
(۷) ابن شہاب زہری
(۸) ابوقلابہ
(۹) وہب بن منبہ
(۱۰) عامر شعبی
(۱۱) کعب احبار
رضی اللہ تعالیٰ عنہم

باقی ساٹھ صحابی، ازاں جملہ اکاون صحابہ خاص اصول مرویات میں ہیں۔

اِکاون صحابہ:

(۱۲) اُبَی بن کعب
(۱۳) براء بن عازب
(۱۴) جابر بن عبداللہ
(۱۵) حُذیفہ بن الیمان
(۱۶) ابن زمل
(۱۷) سعد بن ابی وقاص
(۱۸) سہل بن سعد
(۱۹) عبداللہ بن عباس
(۲۰) عرباض بن ساریہ
(۲۱) امیر المومنین علی
(۲۲) ام کرز
(۲۳) معاذ بن جبل
(۲۴) ابومنظور
(۲۵) ابوامامہ باہلی
(۲۶) بلال مؤذن
(۲۷) جُبیر بن مطعم
(۲۸) حسّان بن ثابت
(۲۹) زیاد بن لبید
(۳۰) سعید بن زید
(۳۱) ام المومنین ام سلمہ
(۳۲) عبداللہ بن عمر
(۳۳) عصمہ بن مالک
(۳۴) امیر المومنین عمر
(۳۵) مالک بن حویرث
(۳۶) امیر معاویہ
(۳۷) ابوموسیٰ اشعری
(۳۸) انس بن مالک
(۳۹) ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ
(۴۰) حُبشی بن جنادہ
(۴۱) حویصہ بن مسعود
(۴۲) زید بن ارقم
(۴۳) ابوسعید خدری
(۴۴) ابوالطفیل عامر بن ربیعہ
(۴۵) عبدالرحمٰن بن غنم
(۴۶) عقبہ بن عامر
(۴۷) عوف بن مالک اشجعی
(۴۸) مالک بن سنان والد ابی سعید خدری
(۴۹) مغیرہ بن شعبہ
(۵۰) ابوہریرہ
(۵۱) اسماء بنت عمیس
(۵۲) جابر بن سمرہ
(۵۳) حُذیفہ بن اَسید
(۵۴) ابوذر
(۵۵) زید بن ابی اَوفیٰ
(۵۶) سلمان فارسی
(۵۷) عامر بن ربیعہ
(۵۸) عدی بن ربیعہ
(۵۹) عقیل بن ابی طالب
(۶۰) ام المومنین صدیقہ
(۶۱) محمد بن عدی بن ربیعہ
(۶۲) ابن ام مکتوم
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

(تذییلات میں)

نو صحابی:

(۶۳) حاطب بن ابی بلتعہ
(۶۴) عبداللہ بن عمرو بن عاص
(۶۵) ہشام بن عاص
(۶۶) عبداللہ بن ابی اوفیٰ
(۶۷) عُبادہ بن صامت
(۶۸) عبداللہ بن زبیر
(۶۹) عبید بن عمرو لیثی
(۷۰) عبداللہ بن سلام
(۷۱) نعیم بن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

رسالہ جزاء اللہ عدوّہ باِبائہ ختم النبوۃ۔ ص: ۷۸، ۷۹، قادری بک ڈپو، بریلی۔ یہ رسالہ فتاوی رضویہ جلد: ۲۲، مطبوعہ: امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف میں شاملِ اشاعت ہے۔

یہ تفصیل شاہد ہے کہ یہ احادیث متواتر المعنیٰ ہیں، الفاظ اور واقعات گو مختلف ہیں مگر یہ سب اس مضمون پر قطعی و یقینی طور پر دلالت کرتے ہیں کہ سید المرسلین ﷺ "خاتم النبیین" ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں پیدا ہوگا، لہٰذا اگر کوئی آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ دجّال و کذّاب ہے۔

یہی وہ نصوص متواترہ ہیں جن کی بنیاد پر سلف و خلف کا اجماع قطعی منعقد ہوگیا کہ حضور پر نور، شافع یوم النشور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی آنا ناممکن و محال ہے، ورنہ اللہ عزّ و جل کا جھوٹا ہونا لازم آئے گا اور یہ محال ہے۔ جیسا کہ گزشتہ سطور میں اسے تفصیل کے ساتھ واضح کردیا گیا۔

ایک طرف یہ احادیث کثیرہ، متواترہ ہیں جو بار بار اعلان کررہی ہیں کہ حضور شافع یوم النشور ﷺ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا، اور اس کے دوسری طرف فرقۂ وہابیہ کا امام "تقویۃ الایمان" کے عنوان سے یہ اعلان کررہا ہے کہ

"حضور کے بعد بھی نبی آسکتا ہے، اور ایک نہیں، بلکہ کروروں نبی آسکتے ہیں"۔

تو یہ احادیث کثیرہ، بالخصوص "احادیثِ صحیحین" سے کھلا ہوا انحراف ہے۔

اور صحابۂ کرام، تابعین عظام، فقہاے اسلام، اولیاے فخام اور بعد کے صالحین اور عامۂ امت کی شاہراہ سے جُدا راہ نکالنی ہے جو بلاشبہہ "وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ" (۱) کی مصداق ہے۔

اس کے پیش نظر ہر صاحب عقل فیصلہ کرسکتا ہے کہ حق کیا ہے اور باطل کیا؟

اللہ تعالیٰ ان وہابی نام نہاد محدثین کو فہم احادیث کی سعادت اور قبول حق کی توفیق بخشے اور مسلمانوں کو شاہراہِ امت پر استقامت نصیب فرمائے۔

---

(۱) یہ پوری آیت کریمہ اجماع کی بحث میں آرہی ہے۔ ۱۲ منہ۔